ڈاکٹر اسٹیفن ای۔ جانز

WINNING SOULS SCHOOL OF THEOLOGY
AΩ
2-Tim 2:2
COME, GROW AND GO
2009

موت کیسے آپ کی رُوح، جان اور بدن کو متاثر کرتی ہے

مترجم
پادری ڈاکٹر فیاض انور

گاڈز کنگڈم منسٹریز
ٹریکز
Truth in Love

موت کیسے آپ کی رُوح، جان اور بدن کو متاثر کرتی ہے

مصنف

ڈاکٹر اسٹیفن ای۔ جانز

مترجم

پادری ڈاکٹر فیاض انور

ناشرین

ونگ سولز فار کرائسٹ منسٹریز (رجسٹرڈ)

جملہ حقوق بحق ناشرین محفوظ ہیں

ناشرین ------- وننگ سولز فار کرائسٹ منسٹریز

مصنف ------- ڈاکٹر اسٹیفن ای۔ جانز

مترجم ------- پادری ڈاکٹر فیاض انور

معاونین ------- ڈاکٹر زینت ناز، پادری نیامت ہنجرا

پروف ریڈنگ ---- پادری مالک الماس، پادری محبوب ناز

نظرثانی ------- پروفیسر شاہد صدیق گل، روبن جون

دُعا گو ------- پادری لطیف مسیح، غزالہ روبی
پادری سہیل بشیر

کمپوزنگ ------- پادری ڈاکٹر فیاض انور

تعداد ------- 1000

بار -------- اول

مارچ 2021

پتا: مریم صدیقہ ٹاؤن چن دا قلعہ گوجرانوالہ
03007499529, 03462448983

موت کیسے آپ کی رُوح، جان اور بدن کو متاثر کرتی ہے

کلام مقدس رُوح، جان اور بدن میں فرق کرتا ہے۔ جب پولس رسول نے ۱۔ تھسلنیکیوں ۵: ۲۳-۲۴ میں دُعا کی تو اُس نے اِس کا ذکر کیا:

''خُدا جو اطمینان کا چشمہ ہے آپ ہی تم کو بالکل پاک کرے اور تمہاری رُوح اور جان اور بدن ہمارے خُداوند یسوع مسیح کے آنے تک پورے پورے اور بے عیب محفوظ رہیں۔ تمہارا بلانے والا سچا ہے۔ وہ ایسا ہی کرے گا۔''

بہت سے لوگ اپنی رُوح، جان اور بدن کے درمیان فرق کے بارے میں نہیں جانتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اُن کی جان اُن کے بدن کی طرح نہیں کیونکہ یہ فرق بالکل واضح ہے۔ لیکن اکثر رُوح، جان اور بدن کے درمیان فرق کے بارے میں سکھایا ہی نہیں جاتا۔

جب یسوع نے جان دی

کلام مقدس ہمیں بتاتا ہے کہ جب یسوع نے جان دی تو اُس کی رُوح، جان اور بدن مختلف جگہوں پر گئے۔

اولاً، مرقس ۱۵: ۴۶ کے مطابق ایک آدمی یوسف نے اُس کے بدن کو قبر میں رکھا،

''اُس نے ایک مہین چادر مول لی اور لاش کو اتار کر اُس چادر میں کفنایا اور ایک قبر کے اندر جو چٹان میں کھودی گئی تھی رکھا اور قبر کے منہ پر ایک پتھر لڑھکا دیا۔''

ثانیاً، یسوع کی جان عالم اروح (hades) میں گئی، اکثر اِس کا ترجمہ ''پاتال'' (hell) بھی کیا گیا ہے۔ ہم یہ بات پطرس کے پینتکست کے وعظ میں دیکھتے ہیں، جہاں وہ اعمال ۲: ۲۴-۲۷ میں کہتا ہے،

''لیکن خُدا نے موت کے بند کھول کر اُسے جلایا کیونکہ ممکن نہ تھا کہ وہ اُس کے قبضہ میں رہتا۔ کیونکہ داؤد اُس کے حق میں کہتا ہے کہ میں خُداوند کو ہمیشہ اپنے سامنے دیکھتا رہا۔ کیونکہ وہ میری دہنی طرف ہے تاکہ مجھے جنبش نہ ہو۔ اسی سبب سے میرا دل خوش ہوا اور میری زبان شاد بلکہ میرا جسم بھی امید میں بسا رہے گا۔ اِس لیے کہ تو میری جان کو عالم ارواح میں نہ چھوڑے گا اور نہ اپنے مقدس کے سڑنے کی نوبت پہنچنے دے گا۔''

پطرس زبور 10:16 کا اقتباس کر رہا تھا، جہاں داؤد بادشاہ نے کہا،

’’کیونکہ تو نہ میری جان کو پاتال (Sheol) میں چھوڑے گا اور نہ اپنے مقدس کو سڑنے دے گا۔‘‘

پطرس کہتا ہے کہ داؤد مستقبل میں آنے والے کسی شخص کے بارے میں پیشین گوئی کر رہا تھا۔ یہ یسوع تھا جس کا بدن نہ سڑا اور نہ ہی اُس کی جان ’’عالم ارواح‘‘ (sheol) میں چھوڑی گئی۔ (عبرانی میں اِس کا مترادف پاتال/hades ہے)

یسوع اور داؤد دونوں ہی پاتال میں نہ چھوڑے گئے۔ کیونکہ یسوع مردوں میں سے جی اُٹھا اور داؤد مستقبل میں جی اُٹھے گا۔ تاہم دونوں کی جانوں نے عالم ارواح یا پاتال میں وقت گزارا۔

ہمارا مقصد یہاں اِس بات کو دیکھنا ہے کہ جان عالم ارواح میں جاتی ہے، جبکہ مردہ اجسام قبروں میں جاتے ہیں۔ جان قبر میں نہیں جاتی اور نہ ہی ہمارے جسم عالم ارواح میں جاتے ہیں۔ موت کے وقت ہر ایک اپنی جگہ پر جاتا ہے۔

بالآخر، یسوع نے صلیب پر اپنی موت سے پہلے کہا،

’’اے باپ! میں اپنی رُوح تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہوں۔‘‘ (لوقا ۲۳:۴۶) اس بات سے یہ عیاں ہوتا ہے کہ رُوح قبر میں نہیں جاتی اور نہ ہی یہ پاتال میں جاتی ہے۔ یہ خُدا کے پاس جاتی ہے۔ اِس لیے ہم واعظ ۱۲:۷ میں پڑھتے ہیں،

’’ اور خاک خاک سے جا ملے جس طرح آگے ملی ہوئی تھی اور رُوح خُدا کے پاس جس نے اُسے دیا تھا واپس جائے۔‘‘

کلامِ مقدس ہمیں سکھاتا ہے کہ موت ’’انتقال/ واپسی‘‘ ہے۔ اِس کا مطلب ہے کہ جسم خاک میں واپس چلا جاتا ہے جہاں سے یہ لیا گیا، اور جان پاتال (’’نیند‘‘ یا بے ہوشی) میں چلی جاتی ہے، اور رُوح خُدا کے پاس واپس چلی جاتی ہے جو اِس کا اصل منبع ہے۔

جان فانی ہے

آدم میں ہم سب فطری طور پر بطور زندہ نفس پیدا ہوتے ہیں۔ ہماری جان عقل، مرضی اور جذبات سے بنی ہے۔ جان شعور کی آماجگاہ ہے۔ یہ اِس بات کی پہچان ہے کہ ہم اِس کے ساتھ پیدا ہوئے تھے۔ جب ہم ’’میں‘‘ کہتے ہیں تو ہم عموماً ’’میں‘‘ کا مطلب اپنی جان لیتے ہیں۔ حزقی ایل ۱۸:۴ میں نبی کہتا ہے،

’’ دیکھ سب جانیں میری ہیں جیسی باپ کی جان ویسی ہی بیٹے کی جان بھی میری ہے۔‘‘

ہم سب اِس بات سے آگاہ ہیں کہ ہمارے جسم مرتے ہیں، لیکن جان بھی جسم کے ساتھ مرجاتی ہے۔پس جان فانی ہے۔

اِس حقیقت کی بنیاد یہ ہے کہ آدم جیتی جان بنا۔ (پیدایش ۲:۷ ؛ ۱-کرنتھیوں ۱۵:۴۵) جب آدم نے گناہ کیا، تواِس کی سزا موت تھی (پیدایش ۳:۳) کیا اُس کے جسم نے گناہ کیا یا اُس کی جان نے؟ یقیناً دونوں نے، اور اِس وجہ سے اُس کا جسم اور جان دونوں فانی ہو گئے۔

خُدا کی شریعت میں جسم اور جان دونوں ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔ہم کلام مقدس میں پڑھتے ہیں، ''کیونکہ جسم کی جان خون میں ہے۔''(احبار ۱۷:۱۱)

اِسے پڑھنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے، ''جسمانی جان خون میں ہے۔''

یہ رُوح، جان اور بدن کے درمیان تعلق کو سمجھنے کی بھی کلید ہے۔

جسم، خون اور سانس

ہم سب اِس بات سے واقف ہیں کہ ہمارے بدن گوشت پوشت کے بنے ہوئے ہیں۔لیکن ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ جان خون میں ہوتی ہے۔لفظ رُوح، سانس، دم اور چلتی ہوا کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔سانس خون کو زندگی دیتا ہے۔ جو پورے بدن میں گردش کرتا ہے۔

بدن: گوشت

جان: خون

رُوح: سانس

اگرچہ گوشت، خون اور سانس الگ الگ ہیں مگر یہ بدن، جان اور رُوح کے ساتھ ایک بھی ہیں۔

دو شعوری شناختیں

پولس رسول رومیوں کے خط کے ساتویں باب میں دو شناختوں کے بارے میں بات کرتا ہے۔اُسے فطری شناخت (جان) جسمانی والدین کے وسیلہ سے ملی یہ بدنی یا جسمانی تھی (رومیوں ۷:۱۴) لیکن پولس ایک رُوحانی شناخت بھی رکھتا تھا جو اُس کی رُوح میں بسی تھی۔وہ اُسے ''نیا انسان'' یا ''نئی مخلوق'' کہتا ہے۔

یہ نیا انسان رُوح القدس کے وسیلہ انسان کی رُوح میں پیدا ہوتا ہے اور پولس رسول کہتا ہے کہ اب وہ پرانے انسان کی بجائے ایک نیا انسان ہے۔اگرچہ اُس کی پرانی انسانیت جسمانی ہے مگر وہ اپنی شناخت اُس کے ساتھ نہیں کراتا۔

پولس نے یہ ''نئی انسانیت'' کیسے حاصل کی۔ وہ ایمان کے ذریعے نئے سرے سے پیدا ہوا۔ ایمان خُدا کا کلام سننے سے پیدا ہوتا۔ (رومیوں ۱۰:۱۷) کلام وہ ''بیج'' ہے جو ہماری رُوح میں نئے انسان کو جنم دیتا ہے۔ اِس لیے ا۔ پطرس ۱:۲۳ میں لکھا ہے،

''کیونکہ تم فانی تخم سے نہیں بلکہ غیر فانی سے خُدا کے کلام کے وسیلہ سے جو زندہ اور قائم ہے نئے سرے سے پیدا ہوئے ہو۔''

کلام پر ایمان لانے سے ہم خُدا کے تخم کو حاصل کرتے ہیں، اور ہمارا باپ ہمیں جنم دیتا ہے۔ یہ نیا انسان اور نئی شناخت ہے جو ہماری رُوح میں تخلیق ہوتے ہیں۔ جب آپ اِس بات کو سمجھ جاتے ہیں کہ یہ عمل کیسے ہوتا ہے تو پھر آپ اِس نئے انسان کی شناخت کے قابل ہو جاتے ہیں اور اپنی اصلیت کو بھی جان جاتے ہیں۔
یہ شعور وفہم یقیناً نفسانی انسان کے ساتھ تصادم کا سبب بنتا ہے جو آپ پہلے تھے۔ پرانی انسانیت آپ پر غلبہ حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ کیونکہ یہ فانی اور بگڑی ہوئی ہے، یہ گناہ کی شریعت پر عمل کرتی ہے اور ہم سے گناہ کرانے کی مسلسل کوشش کرتی ہے یہاں تک کہ پولس رسول اپنی ذات میں اِس تصادم کو دیکھتا ہے۔ رومیوں ۷:۱۸-۲۰ میں لکھا ہے،

''کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مجھ میں یعنی میرے جسم میں کوئی نیکی بسی ہوئی نہیں البتہ ارادہ تو مجھ میں موجود ہے مگر نیک کام مجھ سے بن نہیں پڑتے۔ چنانچہ جس نیکی کا ارادہ کرتا ہوں وہ تو نہیں کرتا مگر جس بدی کا ارادہ نہیں کرتا اُسے کر لیتا ہوں۔ پس اگر میں وہ کرتا ہوں جس کا ارادہ نہیں کرتا تو اُس کا کرنے والا میں نہ رہا بلکہ گناہ ہے جو مجھ میں بسا ہوا ہے۔''

پولس کی زبان کو سمجھنا مشکل ہو سکتا ہے، لیکن وہ اِس بات کو واضح کرتا ہے کہ جسم کی خواہش ابھی تک اُس کے اندر موجود ہے۔ لیکن اُس کا اِس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اُس کی شناخت پرانے انسان سے ایک نئے رُوحانی انسان میں تبدیل ہو گئی۔
پولس کہتا ہے کہ یہ نیا رُوحانی انسان خُدا کی شریعت کا محکوم ہے۔ جبکہ پرانا انسان گناہ کی شریعت کا محکوم ہے۔ (رومیوں ۷:۲۵) پس پولس کہتا ہے کہ ہم اپنی زندگیاں نئے انسان کی شعوری شناخت کے مطابق گزاریں، تاکہ ہم پرانے جسمانی انسان کی خواہشوں کو پورا نہ کریں۔

کیسے خُدا کے وعدوں کا وارث ہوا جائے؟

پولس ا- کرنتھیوں ۱۵: ۵۰ میں کہتا ہے،

’’اے بھائیو! میرا مطلب یہ ہے کہ گوشت اور خون خُدا کی بادشاہی کے وارث نہیں ہوسکتے اور نہ فنا بقا کی وارث ہوسکتی ہے۔‘‘

خون اور گوشت جسم اور جان کو پیش کرتے ہیں۔ یہ دونوں جسمانی ہیں اور اِن دونوں میں سے کوئی بھی خُدا کی بادشاہی کا وارث نہیں ہوسکتا۔ جب آدم نے گناہ کیا تو اُن کی موت کا حکم ہوگیا۔ اور یہ حکم تبدیل نہیں ہوسکتا تھا۔

اِس طرح کیسے کوئی بچ سکتا ہے؟ کیا بدن ضبط نفس سے کامل ہوسکتا ہے؟ کیا جان (ذہن) تعلیم یا تربیت سے غیرفانی ہوسکتی ہے؟ جی نہیں، اِس کی بجائے اِس کا ایک دُوسرا طریقہ ہے۔

صرف ایک ہی شخص خُدا کے وعدوں کا وارث ہوسکتا ہے جو نیا انسان ہے اور خُدا سے پیدا ہوا ہے۔ جان نہ ہی غیرفانی ہے اور نہ ہی یہ خُدا کی بادشاہت کی وارث ہوگی۔ یہ ضرور ختم ہوجائے گی۔ ہم اِس کی اصلاح اور تربیت کرسکتے ہیں کہ یہ گناہ نہ کرے، لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے یہ پہلے سے ہی گناہ آلودہ ہے۔ یہ پہلے سے ہی نااہل ہوچکی ہے۔ نجات کا صرف ایک ہی راستہ ہے کہ خُدا کے کلام کو ایمان سے قبول کیا جائے کیونکہ یہ ہی تخم ہے جو خُدا کے فرزندوں کو جنم دیتا ہے جو اُس کی بادشاہت کے وارث ہوں گے۔ نیا انسان جو تخلیق کیا گیا وہ وارث ہوگا۔ جب آپ اپنے آپ کو ایسا سمجھتے ہیں تو آپ وہ نئے انسان ہیں۔ یہ سادہ نمونہ کی دُعا کریں:

’’آسمانی باپ، میں ایمان رکھتا ہوں کہ یسوع، مسیح ہے اور اُس کے خون نے میرے تمام گناہوں کا کفارہ دے دیا۔ میری رُوح میں ایک نئے انسان کو پیدا کر اور میں اِس بات کا اعلان کرتا ہوں کہ میں پرانا انسان نہیں رہا۔ میں اعلان کرتا ہوں کہ میں نیا انسان ہوں، مسیح میں نیا مخلوق۔ اب مجھے سکھا کہ بطورِ نئی مخلوق میں نے اپنی زندگی کیسے گزارنی ہے۔

جب آپ مرتے ہیں تو کیا ہوتا ہے؟

زیادہ تر لوگوں کو یہ سکھایا گیا ہے کہ جب وہ مرتے ہیں تو اُن کے بدن مرجاتے ہیں اور اُن کی جان آسمان یا پاتال میں چلی جاتی ہے۔ بہت تھوڑے لوگ ہیں جو اپنی رُوح کے بارے میں جانتے ہیں۔ لیکن جیسے ہم دیکھ چکے ہیں جسم اور جان دونوں مر

جاتے ہیں۔ کسی کی جان آسمان پر نہیں جاتی اور نہ ہی یہ غیر فانی ہے۔ یہ عالم ارواح یا پاتال میں جاتی ہے۔

لفظ ''پاتال'' کے معنی نادیدہ اور غیر محسوسیت کی جگہ ہے۔ یہ شعوری اذیت کی جگہ نہیں ہے۔ واعظ ۹:۵ میں لکھا ہے، ''کیونکہ زندہ جانتے ہیں کہ وہ مریں گے پر مُردے کچھ بھی نہیں جانتے۔'' کلام مقدس زیادہ تر اِس غیر شعوری حالت کو ''نیند'' کہتا ہے۔ دانی ایل ۱۲:۲ میں لکھا ہے، ''اور جو خاک میں سو رہے ہیں اُن میں سے بہتیرے جاگ اُٹھیں گے بعض حیات ابدی کے لیے۔۔۔''

پولس ۱- کرنتھیوں ۱۵:۵۱ میں اس کی بازگشت کرتا ہے وہ کہتا ہے،

''دیکھو میں تم سے بھید کی بات کہتا ہوں۔ ہم سب تو نہیں سوئیں گے مگر سب بدل جائیں گے۔''

اچھی خبر یہ ہے کہ اگرچہ آپ کی جان موت کی نیند سو جاتی ہے مگر آپ کی رُوح خُدا کے پاس چلی جاتی ہے۔ آپ کی رُوح کو ایک شعوری شناخت دی گئی ہے اور اصل یہ ہی آپ ہیں۔ جب آپ کی رُوح خُدا کے پاس واپس جاتی ہے، تو آپ اُس وقت مکمل نہیں ہوتے۔ کیونکہ آپ کی جان اور بدن آپ کے ساتھ نہیں جا سکتے۔ پولس کی اِس دُعا پر غور کریں،

''اور تمہاری رُوح اور جان اور بدن ہمارے خُداوند یسوع مسیح کے آنے تک پورے پورے اور بے عیب محفوظ رہیں۔'' (۱- تھسلنیکیوں ۵:۲۳)

یہی وجہ ہے کہ دوبارہ جی اُٹھنا بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اگرچہ آپ کی رُوح محفوظ ہو سکتی ہے مگر آپ اُس وقت تک مکمل نہیں جب تک آپ اُس کے ساتھ ایک نئی جان اور بدن کو حاصل نہیں کرتے۔

مترجم کے بارے میں

آپ 28 دسمبر 1984 کو گوجرانوالہ کے ایک گاؤں آٹاوہ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول آٹاوہ سے حاصل کی۔ میٹرک کرنے کے بعد آپ نے پاکستان آرمی کے شعبہ الیکٹریکل مکینیکل انجینئرنگ (EME) میں بطور وہیکل مکینک شمولیت اختیار کی۔ پاکستان آرمی میں رہتے ہوئے آپ نے اپنی پیشہ ورانہ خدمات کے ساتھ ساتھ اپنے تعلیمی سفر کو بھی جاری رکھا۔ وہاں رہتے ہوئے آپ نے ایف۔اے، بی۔اے، ایم۔اے (اُردو، تاریخ) بی۔ایڈ، اور ایم۔ایڈ کی ڈگریاں مکمل کیں۔ حال ہی میں آپ نے یونیورسٹی آف سیالکوٹ سے ایم۔فِل (اُردو) کا آغاز بھی کر دیا ہے۔

آرمی میں رہتے ہوئے آپ نے اپنی مسیحی تعلیم کے سفر کو بھی جاری رکھا۔ آپ نے پاکستان بائبل کارسپانڈنس سکول سے انگریزی اور اُردو بائبل کورسز مکمل کئے، گوجرانوالہ تھیولاجیکل سیمنری (پریسبیٹیرین سکول آف ڈسٹنٹ لرننگ) سے ڈپلومہ آف تھیالوجی، فیتھ تھیولاجیکل سیمنری گوجرانوالہ سے بی۔ٹی۔ایچ، ایم۔ڈیو اور ڈاکٹر آف منسٹری کی ڈگریاں مکمل کیں۔ اس کے علاوہ آپ نے بچوں کی تربیت کا ڈپلومہ (SSCM) امریکہ سے مکمل کیا۔ مئی 2020 میں آپ کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے امریکہ کے ایک بائبل کالج نے آپ کو ڈاکٹر آف ڈونٹی کی اعزازی ڈگری سے نوازا۔

آپ کلائمب انسٹیٹیوٹ پاکستان کے پریزیڈنٹ بھی ہیں۔ آپ ونِنگ سولز سکول آف تھیالوجی کے پرنسپل کی خدمات بھی سرانجام دے رہے ہیں۔ جہاں پر پورے پاکستان سے طلباء وطالبات خط وکتابت کے ذریعے بائبل کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ آپ متعدد انگریزی کتابوں کا اُردو میں ترجمہ بھی کر چکے ہیں، جن میں قابلِ ذکر ''عورت کو الزام مت دو'' ''رُوح القدس میں دُعا'' ''ہمارا حیرت انگیز خُدا'' ''پاکدامن عورت'' ''استحکام'' ''اکیسویں صدی میں بچوں کی خدمت کی دوبارہ سے وضاحت'' ''قوت سے بھریں'' ''آئیوی کی مہم جوئی اور خُدا'' ''بچوں کو دُعا کرنے دیں'' ''ایک سے چالیس تک بائبلی اعداد کے معانی'' اِس کے علاوہ کچھ کتابیں تکمیل کے مرحلہ میں ہیں جن میں بالخصوص ''بائبل میں بیان کئے گئے دیوی دیوتا'' بھی شامل ہے۔

آرمی میں رہتے ہوئے آپ نے جسمانی تربیت کا سرٹیفکیٹ (PACES) بھی مکمل کیا۔ اِس کے علاوہ آپ نے نسٹ (NUST) یونیورسٹی سے ملحق الیکٹریکل مکینیکل انجینئرنگ کالج اسلام آباد سے ٹینک الضرار (Al-Zarar) کی خصوصی تربیت حاصل کی۔

2005 میں آرمی کی سروس کے دوران آپ کی زندگی میں ایک حادثہ پیش آیا جس کی وجہ سے آپ نے اپنی زندگی خُداوند کو دے دی۔ 2009 میں آپ کی مخصوصیت بطور مبشر پاسٹر کنگ سلے (انگلینڈ) نے کی۔ اور آپ نے اپنے خدمتی سفر کا آغاز کیا۔

16 اکتوبر 2009 میں آپ کی شادی اپنی خالہ زاد سے ڈسکہ میں ہوئی۔ آپ کی بیوی پیشہ کے لحاظ سے ڈاکٹر ہیں۔ خُدا نے آپ کو دو خوبصورت بیٹیوں (جینفر فیاض اور جیسیکا فیاض) اور ایک بیٹے (ابرہام یشوع) سے نوازا ہے۔

2012 میں آپ نے ونِنگ سولز فار کرائسٹ منسٹریز کا آغاز کیا۔ 2015 میں آپ نے آرمی کی سروس کو خیر باد کہہ کر کل وقتی خدمت کا فیصلہ کیا۔ اب آپ بائبل اور مسیحی لٹریچر کی مفت تقسیم، بائبل سکول، سنڈے سکول، تعلیم بالغاں برائے خواتین، فری میڈیکل کیمپ، مسیحی بچیوں کے لیے سلائی اور پارلر کی تربیت اور یتیم بچوں کے لیے مفت تعلیم جیسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

آپ دی گڈ شیپرڈ سکول کے پرنسپل بھی ہیں۔ جہاں مسیحی بچوں کے لیے تعلیم وتربیت کا عمدہ بندوبست کیا جاتا ہے۔ یہاں اُن کو دُنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ٹھوس بائبلی تعلیم سے بھی لیس کیا جاتا ہے۔ آپ کی زندگی کا مقصد مسیحی قوم کے بچوں کو رُوحانی اور معاشرتی طور پر اپنے پاؤں پر کھڑا کرنا اور بالغ بنانا ہے۔

ونِنگ سولز فار کرائسٹ منسٹریز (رجسٹرڈ)

مریم صدیقہ ٹاؤن، چندا قلعہ، گوجرانوالہ 0300-7499529, 0346-2448983